مدیر کے نام

محمد شکیل، ٹوبہ ٹیک سنگھ

"مسجد اقصیٰ کی شہادت کا منصوبہ" (مارچ ۹۹) نظر سے گزرا تو کتنے خونی مناظر نظروں کے سامنے پھر گئے جن کا تعلق ماضی سے بھی ہے اور مستقبل سے بھی۔ سوچتا ہوں، ابھی کیسی کیسی قیامتیں ہماری منتظر ہیں۔ مسجد اقصیٰ کے بارے میں ذہن میں طرح طرح کے سوال اٹھتے ہیں۔ مثلاً بیت المقدس، صخرہ، ہیکل سلیمانی اور مسجد عمر، مسجد اقصیٰ کا حصہ ہیں، یا الگ الگ ہیں؟ تحقیقی مضمون کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

محمد اسلم ہاشمی، کراچی

"صاحب کی امامت" (مارچ ۹۹) تو جیسے دورہ واجپائی کے لیے ہی لکھی گئی تحریر تھی! خودکشی کے بارے میں آپ کے مضمون نے عوام کو صراط مستقیم دکھائی ہے۔ کاش حکومت بھی اپنے فرض کو پہچانے اور اسلام جیسے مکمل نظام حیات کے حامل ہوتے ہوئے، معاشرے میں بگاڑ کے اسباب دور کرنا اپنی ذمہ داری تصور کرے۔

رفیع الدین ہاشمی، لاہور

ڈاکٹر محبوب الحق مرحوم کا تذکرہ، ترجمان القرآن میں ممنوع کیوں؟ ("مدیر کے نام" مارچ ۹۹)۔ موضوع یا شخصیت کوئی بھی ہو، اصل چیز ہے مضمون کا معیار اور مضمون نگار کا زاویۂ نظر۔ متذکرہ مضمون سے پیدا ہونے والے تاثر اور ترجمان القرآن کے مقاصد میں کوئی مغائرت نہیں۔ اور مضمون نگار نے محبوب الحق کی کمزوریوں اور ان کی فکری لغزشوں سے صرف نظر نہیں کیا۔

مولانا گوہر رحمٰن، مردان

میرے مضمون "امام ابو حنیفہ کے فقہی اصول" (فروری ۹۹) میں چار کتابت کی غلطیاں ہوگئی ہیں جن کی اصلاح ضروری ہے۔ ۱۔ ص ۳۰ سطر ۱۱ پر لکھا گیا ہے کہ "مسلم الثبوت کے مصنف محب اللہ بہاری (ف ۱۱۱۹ھ) نے بزدوی کا دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے"۔ اصل عبارت اس طرح ہے: "مسلم الثبوت کے مصنف محب اللہ بہاری (ف ۱۱۱۹ھ) نے اعتراض کیا تھا کہ علم و فقہ کی تعریف میں عمل کو کس طرح داخل کیا جا سکتا ہے؟ مگر مسلم الثبوت کے شارح مولانا عبد العلی بحر العلوم نے بزدوی کا دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے"۔ ۲۔ محب اللہ بہاری کا سنہ وفات ۱۱۱۹ھ لکھا گیا ہے، صحیح ۱۱۱۹ھ ہے۔ ۳۔ ص ۳۷ سطر ۸ پر لکھا گیا ہے کہ "قرآن کریم تمام اصول و ماخذ کا اصل الاصل اور مصدر المصادر ہے"۔ اصل عبارت یہ ہے: "قرآن کریم تمام اصول و مآخذ کا اصل الاصول اور مصدر المصادر ہے"۔ ۴۔ ص ۳۹ سطر ۱۵ پر تحریر ہو گیا ہے کہ "امام عبد العزیز بخاری (ف ۷۳۰ھ) اصول بزدوی میں لکھتے ہیں" حالانکہ اصل عبارت اس طرح ہے: "امام عبد العزیز بخاری (ف ۷۳۰ھ) اصول بزدوی کی شرح میں لکھتے ہیں"۔

محمد سعید، کبل، سوات

"عراق پر امریکی حملے" (فروری ۹۹) نے ذہن میں کھٹکنے والے کئی سوالات حل کر دیے۔ یہ تحریر بہت پہلے آنا چاہیے تھی، بہرحال دیر آید، درست آید۔ "رسائل و مسائل" میں مسائل زیادہ اور جواب مختصر ہوں تو قارئین کے لیے زیادہ دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

عرفان احمد، منچن آباد

"اسلامی تحریکوں کا نظام تربیت" (دسمبر ۹۸، جنوری ۹۹) ایک مفصل مقالہ تھا۔ کسی بھی نظام کو جانچنے کے لیے ہمیں معاشرے اور تحریک پر اس کے اثرات کا، عصر حاضر کے تناظر میں جائزہ لینا چاہیے۔ تہذیب مغرب کا سب سے بڑا فتنہ معیار زندگی کا جھوٹا تصور ہے جس کے پیچھے سب پروانہ وار لپکتے جا رہے ہیں۔ تربیت کا وہ نظام کامیاب ہے جو اس بے روح معاشرے کے افراد میں آخرت کی فکر، جنت کی تڑپ اور آگ سے بچنے کی ایسی آرزو پیدا کر دے جو دنیا کو ٹھکرا دینے کی قوت پیدا کرے۔